42

ایک مبارک تجویز

فرمودہ ۱۲ جنوری ۱۹۱۷ء

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی :-

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۝[1] اور فرمایا :- اتفاق و اتحاد کئی ایک رنگ کا ہوتا ہے۔ ایک اتفاق یہ ہوتا ہے کہ آپس میں لڑیں نہیں۔ دنگا فساد نہ کریں۔ مل جل کر رہیں۔ اس کے بغیر ترقی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ لڑنے جھگڑنے والے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

یہ آئتیں جو مَیں نے اس وقت پڑھی ہیں۔ ان کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ آپس میں لڑو جھگڑو نہیں۔ اتفاق و اتحاد سے رہو۔ اور دوسرا مطلب میرے نزدیک ان آیتوں کا وہ ہے جس پر کسی قوم کو ترقی کرنے کے لئے عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر آپس میں لڑنے والی قوم کی طاقت برباد ہو جاتی۔ اور اتفاق سے کام کرنے سے قوم کا شیرازہ مضبوط ہوتا اور قوم ترقی کی طرف قدم اٹھاتی ہے۔ تو جن لوگوں کی تعداد دشمن کے مقابلہ میں کم ہوتی ہے۔ اور وہ آپس میں مل کر کام کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بہت مفید اور فائدہ مند ہوتا ہے۔ پس جس طرح یہ ضروری ہے کہ آپس میں لڑیں نہیں۔ اسی طرح اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ سب افراد مل کر متحدہ طور پر مجموعی کوشش سے دشمن کے مقابلہ میں کام کریں۔ سب قومی کاموں میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں اور قوم میں ایک بھی اس قسم کا فرد نہ ہو۔ جو قومی کام سے ہٹا ہوا ہو یا جو کچھ نہ کچھ حصہ نہ لیتا ہو۔ بلکہ مجموعی رنگ میں سب کے سب لگے ہوئے ہوں۔ یہ بھی ایک اتفاق ہے اور اس کے بغیر کبھی ترقی نہیں ہوسکتی۔ لیکن جب کوئی قوم اس طرح کام کرنے والی ہو تو پھر اس کے مقابلہ پر کوئی قوم نہیں ٹھہر سکتی۔

پس صرف اس قدر اتفاق کافی نہیں کہ آپس میں لڑو نہیں جھگڑو نہیں۔ بلکہ ترقی کے لئے ایک

---

[1] :- آل عمران ۱۰۳، ۱۰۴

ہو جانا اور ان سب کاموں کو جو قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔ سب افراد قوم کا مل کر سرانجام دینا بھی ضروری ہے۔ دوسروں سے امتیاز حاصل کرنے کے لئے اس طرح کرنا ازحد ضروری اور لازمی ہے ورنہ اس کے بغیر کبھی ترقی نہیں ہو سکے گی۔

میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں اس بات کی ابھی کمی ہے۔ اگرچہ فرداً فرداً بہت لوگ کوشش کرنے والے ہیں مگر سب نے مل کر اس کام کے کرنے کی کوشش نہیں کی جو ان کا متفقہ کام قرار دیا گیا ہے۔ یُوں تو جماعت کے جلسے ہوتے ہیں۔ سالانہ جلسہ پر ایک اجتماع عظیم ہوتا ہے پہلے سے زیادہ لوگ شامل ہوتے ہیں۔ آپس میں محبت بھی ہے اتفاق بھی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کہ دین کی خدمت کا کوئی کام سپرد ہو تو اس کے کرنے میں کسی کو عذر نہ ہو۔ اور دینی خدمت سے نہ کوئی بچہ باہر رہے نہ عورت نہ جوان مرد اور نہ بوڑھا۔ جمیع کا لفظ جو اس آیت شریفہ میں آیا ہے وہ بتاتا ہے کہ دینی خدمت سے قوم کا کوئی فرد باہر نہیں رہنا چاہیئے۔

اصل بات یہ ہے کہ خواہ کتنا ہی اتفاق و اتحاد ہو اگر سب ایک کام کو انجام دینے میں مصروف نہ ہوں۔ تو جماعت کی ترقی رک جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک قوم بگڑتی ہے۔ تو خدا کی طرف سے ایک مامور آتا ہے۔ اور سب کو ایک مقصد اور مدعا پر جمع کر دیتا ہے۔ اگرچہ اس کے وقت پہلی ہی شریعت ہوتی ہے۔ اور پہلی ہی نماز روزہ۔ تاہم وہ اپنی جماعت کو دوسرے لوگوں سے الگ کر لیتا ہے اس کی کیا وجہ ہے کہ الگ جماعت بنائی جاتی ہے۔ کیوں دوسروں کے ساتھ ہی مل کر کام نہیں کیا جاتا۔ بظاہر تو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں سے مل کر کام کیا جائے مگر درحقیقت ان لوگوں سے مل کر کام کرنا اس جماعت کو بھی ضائع کرنا ہے۔ کیونکہ جب ان سست لوگوں سے مل کر کام کیا جائے جن کی سستی کے سبب سے خدا تعالیٰ نے ایک نئی جماعت قائم کی ہے۔ تو ضرور ہے کہ انکی سستیوں کا بھی اثر پڑے۔ پس خواہ وہ لوگ جنہوں نے نبی کو قبول نہیں کیا ہوتا۔ تعداد میں کتنے ہی زیادہ ہوں۔ مگر پھر بھی اس نبی کی بنائی ہوئی جماعت کے برابر ہرگز دینی کام نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان میں بہت سست ہوتے ہیں۔ لیکن نبی کی جماعت میں کام کرنے والے بہت چست ہوتے اور سست کم مثلاً ایک گاڑی کے چار پہیئے ہوں اور دوسری کے دو۔ تو جس گاڑی کے چار پہیہ ہوں۔ اس کے اگر دو ٹوٹ جائیں تو وہ چل نہیں سکتی۔ لیکن وہ جسکے ۲ دو ہی پہیہ ہوں اور دونوں درست۔ وہ اپنے دونوں پہیوں سے خوب چل سکے گی۔ اگر کوئی کہے کہ کیا ہوا اس چوپہیہ گاڑی کے دو پہیہ نہیں رہے تو نہ سہی۔ ابھی ۲ دو تو باقی ہیں۔ پھر کیوں نہیں چلتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس چوپہیہ گاڑی میں تو ایک نقص آگیا۔ اور اس دو پہیہ والی میں کوئی نقص نہیں۔ یہی مثال نبی کے مقابلہ والے اور نبی کی جماعت کے لوگوں کی ہوتی ہے۔

غرض باوجود اس بات کے کہ نبی کی جماعت کے لوگ اس دو پہیہ گاڑی کی طرح تعداد میں کم ہوتے

ہیں ۔مگر چونکہ کام سب کے سب کرتے ہیں۔ اس لئے بہت کچھ کر لیتے ہیں۔لیکن ان کے خلاف دوسروں کے اگرچہ افراد زیادہ ہوتے ہیں ۔مگر کام کرنے والے بہت تھوڑے ہوتے ہیں اس لئے وہ کچھ نہیں کر سکتے ۔کیونکہ سُست لوگ کام کرنے والوں کو بھی کام نہیں کرنے دیتے ۔

اس کی مثال یہ ہے ۔کہ بعض انسانوں کے بعض اعضاء سُوکھ جایا کرتے ہیں ۔اگر ان کے خشک اعضاء کو جسم کے ساتھ ہی رہنے دیا جائے تو وہ کام میں سخت حارج ہوتے اور درست اعضاء کو بھی اچھی طرح کام نہیں کرنے دیتے ۔لیکن اگر ان کو کاٹ دیا جائے ۔تو کام اچھی طرح ہو سکتا ہے ۔ سُوکھے ہوئے اعضاء انسان کے جسم پر ایک بوجھ کی طرح ہوتے ہیں ۔جن کی موجودگی میں کام نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ کام میں ممد و معاون ہونے کی بجائے روک کا موجب ہوتے ہیں ۔ اسی طرح سُست اور کاہل انسان دوسروں کے لئے بھی وبال جان ہوتے ہیں ۔

یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ نبی اگرچہ شریعت نہیں لاتے تاہم ان کے مُنکر کافر ہوتے ہیں ۔ اگر ایک چار پہیہ کی گاڑی بنائی جائے اور اس کا ایک پہیہ ٹوٹ جائے تو وہ تین پہیوں کے ہوتے ہُوئے چل نہیں سکتی ۔لیکن یکّہ دو پہیوں سے ہی چل سکتا ہے ۔کیوں پہلی میں نقص ہے اور دوسرے میں نہیں ۔پہلی کے کچھ حصّے کام نہیں کرتے ۔مگر دوسری کے سب کرتے ہیں ۔اسی طرح جماعتوں کا حال ہوتا ہے ۔

غرض ترقی حاصل کرنے کے لئے سب افراد کا کام کرنا ضروری ہوتا ہے ۔جب ایک سُست ہو تو اس کا سب پر اثر پڑتا ہے اور جب تک اس کی بگڑتی ہوئی حالت درست نہ ہو جائے اس وقت تک اپنی قوم کے لئے بجائے مُفید ہونے کے نقصان رساں ہوتا ہے ۔

پھر ایک اور اتفاق ہے فرمایا :۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا ۔ اللہ کی رسّی کو سب مضبوط پکڑو ۔ اگر کچھ چھوڑ دیں گے تو وہ باقیوں کے لئے رکاوٹ کا موجب ہوں گے ۔

گورنمنٹ برطانیہ کے مقابلہ میں جو طاقت لڑ رہی ہے اس کا سامان اگرچہ ہماری حکومت کے سامنے کم ہے ۔مگر اس کی کیا وجہ ہے کہ آج تک کہ اس جنگ پر تیسرا سال گذر رہا ہے ۔فیصلہ نہیں ہوتا اسکی یہی وجہ ہے ۔کہ وہ پہلے سے اس جنگ کی تیاری کر رہی تھی ۔اور اس کے سب کے سب افراد اس میں شامل ہیں ۔ایک چھوٹی طاقت جس نے اپنی تمام طاقتوں کو مجتمع کر لیا ہو وہ ایک مدت تک بڑی طاقتوں کا مقابلہ کر سکتی ہے ۔

اب میرا ارادہ ہے کہ ایسا انتظام کیا جائے کہ جماعت کے سب افراد کے سپرد کوئی نہ کوئی کام کیا جائے تاکہ جماعت ترقی کرے اور سب کام میں مشغول رہیں ۔اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک بات میرے دل میں ڈالی ہے ۔ اور وہ یہ کہ جس طرح ہر ایک احمدی نے ماہوار چندہ لکھوایا ہوا ہے ۔اسی طرح ہر

ایک سے لکھوایا جائے کہ وہ کیا کام کر سکے گا۔ یہاں کے لوگ تو مفت بہت سا کام کر سکتے ہیں اور وہ کام جن پر روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ وہ تھوڑی سی توجہ سے بلا اُجرت احسن طور پر انجام پا سکتے ہیں اور کام کی کئی تقسیمیں کی جا سکتی ہیں۔ جو لوگ اچھے پڑھے لکھے ہیں وہ اپنی حیثیت کے مطابق کام کر سکتے ہیں اور جو معمولی قابلیت کے ہیں وہ اپنی حیثیت کا۔ اور جو پڑھے لکھے نہیں۔ وہ یہ کام کر سکتے ہیں کہ اپنا نام لکھوا دیں۔ کہ ہم جس وقت کوئی کتاب چھپے اس کے فرمے توڑیں گے۔ پیکٹ بنائیں گے یا اور اسی قسم کا جو کام ہوگا کریں گے۔

غرض ہر جماعت میں رجسٹر تیار ہوں۔ اور لوگوں سے پوچھ کر اُن کے نام لکھ دئے جائیں۔ جب کسی کام کے وقت ضرورت پڑے تو ملازم کی طرح اُن کو بلا لیا جاوے۔ اور وہ آکر خوشی سے وہ کام کر دیں۔

جو لوگ تقریر کر سکتے اور لیکچر دے سکتے ہیں وہ یہ لکھوا دیں کہ ہم تقریر کر سکتے ہیں۔ پھر جہاں کہیں ضرورت ہوگی اُن کو بھیج دیا جایا کرے گا۔ بعض لوگ زمینداروں میں خوب تبلیغ کر سکتے ہیں اور بعض شہریوں میں۔ پس ہر ایک اپنی قابلیت کو دیکھ کر لکھوا دے کہ میں فلاں کام کر سکتا ہوں تاکہ جب ضرورت پڑے تو ان کو بُلوا لیا جاوے۔ اور جہاں کہیں بھیجنا ہو بھیج دیا جاوے۔

اس طرح ایک تو جماعت کے کام کرنے والے لوگوں کا علم ہوتا رہے گا۔ دوسرے اخراجات میں بچت ہوگی۔ پھر جب مجموعی طور پر کوشش ہوگی۔ تو کامیابی بھی بہت زیادہ ہوگی۔

بعض لوگ جو عربی جانتے ہوں۔ مگر بولنے کی مشق نہ رکھتے ہوں وہ سوالات کے جواب لکھ سکتے ہیں بعض حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے حوالے خوب دے سکتے ہیں۔ بعض احادیث میں تجربہ رکھتے ہیں۔ اور بعض تفاسیر سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ایسے تمام لوگوں کے مکمل نقشے رکھے جائیں۔ اور وہ ایک انتظام کے ماتحت کام کریں۔ اور اس طرح تمام سے کام لیا جائے۔ جب اس طرح انتظامی رنگ میں مجموعی طور پر کوشش ہوگی تو انشاء اللہ کام بہت زیادہ ہوگا۔ اور اچھی طرح ہوگا۔

باہر کے لوگ اپنے نام اور جو کام وہ کر سکتے ہیں وہ لکھ کر بھیج دیں یہاں سے کام تقسیم ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ہر ایک اپنے مفوضہ کام کو تندہی اور پوری کوشش سے کرے۔

بعض گورنمنٹوں نے ہر ایک کے ذمہ فوجی خدمت لازمی قرار دی ہوئی ہے۔ اس لئے جب کسی کی ضرورت سمجھی جاتی ہے تو اُسے فوراً طلب کر لیا جاتا ہے۔ اور وہ حاضر ہو جاتا ہے۔ خواہ اُسے اپنے دوسرے نہایت ضروری کام چھوڑنے پڑیں اور کتنا ہی حرج ہو۔

جو لوگ اس انتظام کے ماتحت تبلیغ کریں وہ پندرہ دن یا مہینہ کے بعد آپس میں ملیں۔ اور ایک دوسرے کو اپنی اپنی رپورٹ سنائیں کہ ہم نے فلاں فلاں کام کیا ہے اور کام کرنے میں ان کو جو جو مشکلات پیش آئی ہوں ان کو نوٹ کریں اور ان کے دُور کرنے کی تدابیر سوچیں۔ اور وہ سوالات

جو ان کے سامنے کثرت سے پیش کئے جائیں۔ ان کے متعلق یہاں لکھیں۔ یہاں سے ٹریکٹ کی صورت میں ان کے جواب لکھ کر شائع کر دئے جایا کریں گے۔ اور اس طرح ہمارے پاس مختلف مضامین پر بہت سے ٹریکٹ ہو جائیں گے اور تبلیغ میں آسانی ہوگی۔ بعض لوگوں کا صرف ایک سوال ہوتا ہے۔ اگر اس کا انہیں جواب مل جائے۔ تو ان کی تسلی ہو جاتی ہے۔ مگر ہمیں اس کو بہت بڑی کتاب دینی پڑتی ہے۔ لیکن جب چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ مختلف سوالات کے جوابات کے الگ الگ ہوں گے۔ تو جس کو جو سوال ہوگا ہم اس کو اس مضمون کا ٹریکٹ دے دیں گے۔

غرض اس طرح تمام جماعت کی طاقت کام کر سکتی ہے۔ اس کے لئے باہر کے لوگوں کو اگرچہ اخبار کے ذریعہ بھی اطلاع ہو جائے گی۔ مگر میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان کر دوں کہ تمام لوگ اس طرح کام کرنے کے لئے اپنے اپنے نام لکھائیں۔ اوّل یہاں کے لوگوں کو چاہیئے کہ کاموں کی ایک فہرست بنائیں۔ اور ہر ایک شخص سے پوچھا جائے کہ وہ کیا کام کر سکتا۔ اور کس کام میں حصہ لے سکتا ہے۔ پھر اس کے سپرد اس کی طاقت کے مطابق کام کر دیا جائے۔ اس طرح سب کاموں پر وقت اور طاقت متفقہ طور پر خرچ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں کام کرنے کے طریق سمجھائے۔ اور پھر اس کے نیک نتائج پیدا کرے۔ اور ہماری کمزوریوں کو دُور کر دے۔ آمین یا رب العالمین ۞

(الفضل ۲۷ جنوری ۱۹۱۶ء)